احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 21 اپریل 2004ء

روزنامہ
C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 21 اپریل 2004ء 1425 ہجری-21 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 86

نماز سے خوشی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلالؓ سے فرماتے تھے۔

یا بلال اَرِحْنَا بِالصَّلٰوۃِ

اے بلال نماز کی اطلاع کر کے ہمیں خوشی پہنچاؤ

(مسند احمد حدیث نمبر 22009)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کو شروع سے ہی نماز کے ساتھ گہرا تعلق اور ایک فطری لگاؤ تھا جو عمر کے آخر تک گویا ایک نشہ کی صورت میں آپ کے دل و دماغ پر طاری رہی۔ آپ کے ابتدائی سوانح میں یہ عجیب واقعہ ہے کہ جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ اپنی ہم سن لڑکی سے (جو بعد کو آپ سے بیاہی گئی) فرمایا کرتے تھے کہ دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے یہ فقرہ بظاہر نہایت مختصر ہے مگر اس سے عشق الٰہی کی ان لہروں کا پتہ چلتا ہے جو مافوق العادت رنگ میں شروع سے آپ کے وجود پر نازل ہو رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے انہی فطری رجحانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:

..........مَکَانِیْ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِیْ وَ ذِکْرُاللّٰہِ مَالِیْ وَخَلْقُ اللّٰہِ عَیَالِیْ

فرماتے ہیں کہ اوائل ہی سے بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یاد الٰہی میری دولت ہے اور مخلوق خدا میرا عیال اور خاندان ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص53)

قادیان کے قریب کے گاؤں کا ایک معمر ہندو جاٹ بیان کیا کرتا تھا کہ میں (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ آپ کے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس مرزا غلام مرتضٰی صاحب سے ملنے کے لئے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جواب دیتے تھے کہ ''ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ الگ ہی رہتا ہے'' .... پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے ''اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا''۔ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی مسجد میں مقرر کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آجایا کریں گے۔

(تذکرۃ المہدی ص 299-300 از پیر سراج الحق نعمانی)

وقف عارضی میں شامل ہوں

وقف عارضی کی بابرکت تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں جاری فرمائی تھی۔ حضور نے ساری جماعت کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔'' (روزنامہ الفضل 27۔ اگست 1969ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بد گندم کھاتہ نمبر 981-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف یو ایس اے کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت مکرم ڈاکٹر عطاء الرب احمد صاحب (FACS) سرجیکل سپیشلسٹ مورخہ 28۔ اپریل سے 3 مئی 2004 تک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

23واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

اجتماع میں 215 مجالس کے دوہزار سے زائد احباب نے شرکت کی

رپورٹ: ہدایت اللہ شاد صاحب

خداتعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس انصاراللہ جرمنی کو اپنا تیئیسواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی جو کہ تیاری اور انعقاد کے مراحل میں سے گزر کر کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہوا مورخہ 25 رمئی 2003ء بوقت 18:30 بجے بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور نے مکرم محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے کو اپنا نمائندہ مقرر فرما کر اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوایا۔

اجتماع کی تیاری اور انتظامات کی نگرانی کے لئے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم چوہدری عبیداللہ باجوہ صاحب کو منتظم اعلیٰ مقرر فرمایا۔ مکرم منتظم اعلیٰ صاحب نے اجتماع کے انتظامات کو 37 شعبہ جات میں تقسیم کیا اور ان شعبہ جات کی نگرانی کے لئے نائب منتظمین اعلیٰ کا 9 رکنی بورڈ تشکیل دیا اور 45 رکنی اجتماع کمیٹی بنائی۔

22 رمئی کو مکرم منتظم اعلیٰ صاحب نے ہادھوبرگ میں ہال، مقام اجتماع اور پارکنگ کا موقع پر پہنچ کر تفصیلی جائزہ لیا اور دفاتر کے تعین اور دیگر امور سے متعلق ہدایات دیں۔

مقام اجتماع میں ہال کے باہر طعام گاہ اور دفاتر وغیرہ کی تیاری اور صفائی کے لئے 23 مئی بروز جمعہ 15:30 وقار عمل شروع کیا گیا۔

احباب نے بڑی محنت سے وقار عمل کے ذریعہ ہال اور مقام اجتماع میں واقعہ دیگر جگہوں کی صفائی، تیاری اور تزئین کے کام کو 25 مئی صبح 3:30 بجے تک مکمل کرنے کی بھرپور کوشش کی اس وقار عمل میں قریباً 12 گھنٹے صرف ہوئے۔ اور 150 انصار اور خدام نے حصہ لیا۔

24 رمئی کو 10:45 پر اجتماع کے پروگرام کا آغاز پرچم کشائی کے بعد دعا سے ہوا۔ مجلس انصاراللہ کا پرچم مکرم نمائندہ حضور اقدس نے لہرایا اور جرمنی کا قومی پرچم مکرم صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے لہرایا اور دعا مکرم نمائندہ حضور اقدس نے کرائی۔

پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب نمائندہ حضور اقدس 11 بجے شروع ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ حضور اقدس نے اپنے پیغام میں انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے اور اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ انصاراللہ جرمنی کو حضور اقدس کی ہدایات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور کی دعاؤں کا مستحق بنائے۔ آمین

آپ کے بعد مکرم محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے نمائندہ حضور اقدس نے یورپی معاشرہ میں انصاراللہ کے کردار اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں ذمہ داریوں پر مشتمل خطاب فرمایا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا اجلاس بھی زیر صدارت مکرم نمائندہ خصوصی حضور اقدس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب نے کی۔ آپ نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریوں'' کے موضوع پر نصائح فرمائیں۔ دوسری تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب کی تھی۔ آپ نے خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔

اجتماع کے پہلے روز نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد پرچہ دینی معلومات لیا گیا۔ اور 10:30 بجے رات زیر صدارت مکرم منتظم اعلیٰ اجتماع کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں پہلے روز کی اجتماع کی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔

انصار کے رات ٹھہرنے کا انتظام بیت السبوح میں کیا گیا۔ قریباً 150 انصار نے یہاں رات بسر کی اور نماز فجر کے بعد مکرم مولانا حیدر علی صاحب مشنری انچارج نے درس قرآن کریم دیا۔

اجتماع کے بعد دوسرے روز 25 مئی کے پروگرام صبح 7 بجے شروع کئے گئے۔ ناشتہ کے بعد 12:30 بجے تک فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

مورخہ 25 مئی کے پروگرام صبح 7 بجے شروع کئے گئے۔ ناشتہ کے بعد 12:30 بجے تک فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب 15:30 بجے زیر صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے نمائندہ حضور اقدس شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد سیکرٹری اجتماع نے اجتماع کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم نمائندہ حضور اقدس نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات نیز شعبہ جات کی کارکردگی میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور مجالس میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال مجلس Rheinheim ریجن Hessen-Darmstadt۔ علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ مجلس کے زعیم مکرم چوہدری محمد انور صاحب نے علم انعامی وصول کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں یورپی معاشرہ کے حالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بچوں کی تربیت کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

آپ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو کے نمائندہ حضور انور نے اپنے صدارتی خطاب کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت طیبہ کو بیان کرتے ہوئے حضور کے پرشفقت طریق تربیت کے بعض واقعات بیان فرمائے اور پھر پہلے خطاب کے تسلسل میں بچوں کی تربیت پر زور دیا اور تربیت کے گر بیان کئے۔ مکرم امیر صاحب انگلستان کے ساتھ مل کر سب نے دعا کی اور 18:30 بجے یہ نہایت کامیاب اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصاراللہ کی کل 218 مجالس میں سے امسال 215 مجالس کی اجتماع میں نمائندگی ہوئی جبکہ گزشتہ سال 169 مجالس کی نمائندگی تھی۔ انصار 1865 اور 218 زائرین کل 2083 احباب نے شرکت کی سعادت پائی۔

8 نومبائعین نے شرکت کرکے اجتماع کے پروگراموں اور اپنے مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ جرمن، انگلش، اور عربی زبانوں میں ترجمانی کی گئی۔ بوسنین اور البانین زبانوں کی ترجمانی کا انتظام بھی موجود تھا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نمائندہ حضور اقدس کے وفد کے ارکان دو نائب امراء جماعت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ 4 ممالک کے 6 دیگر مہمانوں نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہم سب کو اجتماع کے فیوض و برکات سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ماہنامہ الناصر جرمنی۔ جون تا ستمبر 2003ء)

چوتھی سالانہ تقریب تقسیم اسناد 2004ء

مدرسۃ الحفظ ربوہ

قرآن کریم پڑھنا، دوسروں کو پڑھانا، حفظ کرنا اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نہ صرف ثواب کا کام ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ مدرسۃ الحفظ ربوہ ایک عرصہ سے بچوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے اور تکمیل حفظ کے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ مورخہ 30 مارچ 2004ء کو شام ساڑھے پانچ بجے مدرسۃ الحفظ کی چوتھی سالانہ تقریب تقسیم اسناد مدرسہ کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں امسال 20 فارغ التحصیل ہونے والے حفاظ کو اسناد تقسیم کی گئیں۔ مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مدرسۃ الحفظ کے دو بچوں نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ سالانہ رپورٹ مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب استاد مدرسۃ الحفظ نے پیش کی۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ مدرسۃ الحفظ میں قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے تین سال اور دوہرائی کے لئے چھ ماہ کا کورس مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کورس پاس کرنے والے بچے کو تکمیل حفظ کی سند پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت مدرسہ میں 120 طلباء کی گنجائش موجود ہے۔ ربوہ شہر کے باہر سے آنے والے طلباء کیلئے ہوسٹل موجود ہے جہاں 53 بچوں کی رہائش کا انتظام موجود ہے۔ امسال 20 طلباء نے حفظ مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے جبکہ گزشتہ سال 11 حفاظ فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلباء ربوہ کے علاوہ فیصل آباد، سرگودھا، بہاولنگر، راولپنڈی، مردان، حافظ آباد، پشاور اور کینیڈا سے تعلق رکھتے ہیں۔ امسال سب سے کم مدت یعنی ایک سال 9 ماہ میں مکرم حافظ مدبر احمد صاحب ربوہ نے قرآن حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مہمان خصوصی کے ساتھ سٹیج پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بھی تشریف فرما تھے۔ مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب نے اپنے اختتامی کلمات میں فرمایا کہ قرآن کریم حفظ کرنا ایک سعادت اور نیکی ہے۔ انہوں نے 20 حفاظ کے تکمیل حفظ پر خوشنودی کا اظہار کیا اور تمام حفاظ کو مبارکباد پیش کی۔ اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو حفظ کیا ہوا قرآن اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے اور حفظ برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس پروقار تقریب میں طلباء کے والدین، بزرگان اور دیگر خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔ اس کے بعد مدرسۃ الحفظ کے خوبصورت غربی لان میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ۔ ایف۔ شمس)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مرتبہ: عطاءالوحید باجوہ صاحب

رفقاء حضرت مسیح موعود کے قبولیت دعا کے ایمان افروز نظارے

مصائب ومشکلات سے نجات پانے کے واقعات

حضرت اماں جان

☆محمد حسین خان جڑانوالہ سے لکھتے ہیں:

ہمارے گاؤں موضع "ماڑی بچیاں" تحصیل بٹالہ میں ایک احمدی دوست میاں اللہ رکھا صاحب دوکاندار تھے وہ دیہات میں غلہ خرید کر آس پاس کی منڈیوں میں فروخت کرتے تھے ایک دفعہ وہ قادیان گئے- ان کا گھوڑا خود بخود کھل گیا یا کوئی دشمن بدنیتی سے کھول کر لے گیا- میاں اللہ رکھا نے آس پاس کے گاؤں میں تلاش کی- مگر ناکام آئے- حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست دعا کی- میاں اللہ رکھا بہت پریشان تھے- حضرت اماں جان نے ایک دعا کاغذ پر لکھ کر دی اور فرمایا "میں بھی دعا کروں گی آپ گھوڑے کو تلاش کریں انشاءاللہ مل جائے گا-"

میاں اللہ رکھا صاحب بیان کرتے ہیں کہ "دعا کے الفاظ پڑھتا ہوا اور سیاہی خشک کرنے کے لئے کاغذ پر پھونکیں مارتا ہوا میں لنگر خانہ سے تھوڑی دور ہی آگے بڑھا تھا کہ میرا گھوڑا سامنے سے دوڑتا ہوا آ رہا تھا جسے میں نے پکڑ لیا-

(نصرت الحق صفحہ 77)

☆حضرت میاں قدرت اللہ سنوری صاحب حضرت اماں جان کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں: کہ سنور کے قیام کے ایام میں آپ بالاخانہ سے نیچے تشریف لائیں اور صحن میں تشریف فرما تھیں میں نے عرض کیا کہ سامنے دالان میں سیاہ رنگ کے کیڑے مکوڑے نکل کر تکلیف کا باعث ہوتے ہیں ہر گرمی کے موسم میں کئی ماہ تک یہ تکلیف دیتے ہیں میں نے مختلف طریقوں سے ان کو نکالنے کی کوشش کی کہ یہ مکان میں نہ نکلیں مگر یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نکل آتے ہیں مجھ سے دریافت فرمایا" آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" میں نے عرض کیا" حضور دعا فرماویں کہ یہ مکان چھوڑ جائیں-" فرمایا" اب میں کیڑوں کے لئے دعا کرتی پھروں" میں نے عرض کیا" حضور! کی مرضی"- اس پر آپ آگے بڑھیں اور جہاں وہ کیڑے نکل رہے تھے کھڑے ہو کر یہ فرمایا (یعنی کیڑوں کو مخاطب کر کے) " ارے بھئی تم ان کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ - پرے چلے جاؤ- اس واقعہ کے تیس سال بعد تک پاکستان کے قیام تک وہ مکان میرے قبضہ میں رہا مگر اس میں پھر کیڑے نہ آئے-

(نصرت الحق صفحہ 32)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆حضرت ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ کچھ اس طرح تحریر فرماتے ہیں-

پسرور میں پہلے چھ مہینے سخت پریشانی میں گزرے- گھر آرام اور سکون کی جگہ ہوتا ہے لیکن وہاں بھی بیوی کی بیماری زیادہ پریشان کر دیتی جو ڈیرہ بابا نانک میں ہی دو سال سے بیمار تھی- بچوں کو وقت پر روٹی نہ ملتی تھی- جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں ڈیرہ بابا نانک سے پسرور آنے سے پہلے میں نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی تھی اور انہوں نے تسلی دی تھی کہ میں دعا کروں گا- میں پسرور آ کر بھی حضور کو لکھتا رہا اور ان کی طرف سے جواب بھی آتا رہا- ایک دن خواب میں دیکھا کہ اخبار الفضل آیا ہے اور اس میں عربی میں لکھا ہے اللہ تمہارے لئے کافی ہوگا- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سب ظلمتیں دور فرما دیں- ان دنوں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ میں بطور سول سرجن تعینات تھے- ان سے حضرت اماں جان کے گھر رہنے کی وجہ سے بچپن سے ہی شناسائی تھی- ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے بعض طبی ٹیسٹ کرنے کے بعد بتایا کہ میری بیوی کے گردے میں پتھری ہے- بعد میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور ان کے طبی مشورے میری بیوی کے علاج میں بہت مد ثابت ہوئے-

(حیات ابوالمبارک صفحہ 72)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

☆حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رقمطراز ہیں کہ 1905ء میں میں ملازم ہوا اور ملازم ہوتے ہی تین ماہ کے اندر اتنا مقروض ہو گیا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی اور اتنی پریشانی پڑی کہ آخر میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے کبھی قرض کی بلا میں نہ پھنسائیو اور پھر اسی وقت یقین آ گیا کہ اب یہ منظور ہو گئی- اب تیس سال کے بعد میں اس بات کا اظہار میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ میں یہ بیان کروں کہ پھر کبھی مجھ پر کسی قسم کا قرضہ نہیں چڑھا اور میں ان تیس سال میں ہر رات قرضے کی طرف سے اس آرام اور بے فکری کی نیند سویا ہوں کہ میرا دل ہی اس احسان الٰہی کی قدر کر سکتا ہے جب میں لوگوں کو قرضے کی تکالیف اور وعدوں پر ان کی ادائیگی کے لئے ان کے اضطراب کو دیکھتا ہوں تو ہزار نعمتوں کی ایک نعمت اسے پاتا ہوں-

(روزنامہ الفضل 23 راکتوبر 2001ء)

☆حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرا تبادلہ شملہ ہو گیا- وہاں ایک ایسے کرنل (کرنل جڈ وائن) سول سرجن تھے جن کی سخت زبانی اور سخت گیری کی شہرت اس قدر تھی کہ میں نے وہاں روانہ ہوتے وقت بہت دعا کی کہ خدایا! تو مجھے ہر قسم کی سختی سے بچائیو" غرض میں شملہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے کل سے بیمار ہیں اور واکر (Walker) ہاسپٹل میں داخل ہو گئے ہیں- ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ "ہل ڈائریا" (Hill Diarrhoea) کا دیا گیا اور وہ لمبی چھٹی پر ولایت جا رہے ہیں- غرض دس روز بعد وہ واکر ہسپتال سے بالا بالا ہی ولایت ہمیشہ کے لئے چلے گئے نہ پھر ہندوستان میں آئے نہ میں نے ان کی شکل کبھی دیکھی اور خدا تعالیٰ نے ان کی جگہ ایک نیک نہاد افسر کرنل کو .... جو اتفاقاً شملہ رخصت لے کر آئے ہوئے تھے وہیں لگوا دیا- اور وہ میرے بڑے محسن ثابت ہوئے-

(روزنامہ الفضل 23 راکتوبر 2001ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی رقمطراز ہیں کہ جب میں بہت چھوٹا تھا اور بھیرہ پرائمری سکول میں پڑھنے جایا کرتا تھا ایک دن مجھے آموختہ یاد نہ ہوا تو اسکول جانے سے پہلے میں نے بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا کی کہ اے خدا! آج آموختہ یاد نہیں ہوا اور مولوی صاحب ناراض ہوں گے اس لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری مدد کر- دعا مانگ کر میں اسکول میں پہنچا خدا کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ ماسٹر صاحب کہنے لگے کہ آج تجھ سے آموختہ نہیں سنیں گے آگے سبق پڑھو- (صادق بیتی ص 14)

☆حضرت مفتی صاحب انگلستان سے روانہ ہو کر بغرض دعوت الی اللہ امریکہ پہنچے تو ساحل پر اترنے سے پہلے ایک ڈاکٹر جہاز ہی پر آیا تا کہ مسافروں کا طبی معائنہ کرے اور جن کو ناقابل سمجھے ان کو اترنے کی اجازت نہ دے- وہاں طبی معائنہ بہت سخت ہوتا ہے- حضرت مفتی صاحب کی آنکھوں میں روہے تھے اور ایسے مریض کو امریکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں- مفتی صاحب نے بہت الحاح اور زاری کے ساتھ خداوند کریم کے حضور دعا کی- اور پھر ان مسافروں کی قطار میں جا کھڑے ہوئے جن کا طبی معائنہ ہوتا تھا- معائنہ کرنے والا ڈاکٹر جب معائنہ کرتا کرتا مفتی صاحب کے پاس آیا- تو ان کی سبز پگڑی دیکھ کر کہنے لگا" کیا آپ ہندوستان سے آئے ہیں؟ آپ نے کہا جی ہاں میں ہندوستانی ہوں- پہلے ہندوستان سے انگلستان آیا اور اب انگلستان سے یہاں آیا ہوں-

ڈاکٹر نے کہا یہ سبز کپڑا جس کی آپ پگڑی پہنے ہوئے ہیں کہاں کا بنا ہوا ہے؟

مفتی صاحب نے کہا جناب یہ کپڑا بھی ہندوستان کا بنا ہوا ہے-

ڈاکٹر نے پوچھا اس رنگ کو عورتیں تو بہت پسند کرتی ہوں گی- بڑا خوبصورت رنگ ہے- ڈاکٹر کے یہ کہنے پر حضرت مفتی صاحب نے فوراً اپنے سر سے پگڑی اتار کر ڈاکٹر کے ہاتھ میں دے دی اور فرمانے لگے کہ اگر عورتوں کو یہ رنگ پسند ہے تو میری طرف سے یہ پگڑی اپنی بیگم صاحبہ کو دے دیجئے- میں تحفۃً ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں-

ڈاکٹر نے کہا نہیں یہ آپ رکھیں- آپ کو ضرورت ہوگی- مفتی صاحب نے کہا میرے پاس دوسری پگڑی موجود ہے- یہ آپ لے جائیں ڈاکٹر نے پگڑی تو نہ لی مگر مفتی صاحب سے گفتگو کر کے خوش بہت ہوا- کہنے لگا- آپ کی صحت بہت اچھی ہے- آپ بے شک امریکہ میں داخل ہو سکتے ہیں- اور یہ کہہ کر سرٹیفکیٹ لکھ دیا- محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ معائنہ کی نوبت نہ آئی- ورنہ مفتی صاحب کا امریکہ میں داخلہ ناممکن تھا- وہ اپنے بندوں سے جس سے چاہتا ہے خاص معاملہ کرتا ہے-

(لطائف صادق ص 88)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

☆حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک موقعہ پر چوہدری اللہ داد خان صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ جو دست غیب کے متعلق مشہور ہے کہ بعض وظائف یا بزرگوں کی دعا سے انسان کی مالی امداد ہو جاتی ہے کیا یہ صحیح بات ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں بعض خاص گھڑیوں میں جب انسان پر ایک خاص روحانی حالت طاری ہوتی ہے تو اس وقت اس کی تحریری یا تقریری دعا باذن اللہ یقیناً حاجت روائی کا موجب ہو جاتی ہے میری یہ بات سن کر چوہدری اللہ داد کہنے لگے تو پھر آپ مجھے کوئی ایسی دعا یا عمل لکھ دیں جس سے میری مالی مشکلات دور ہو جائیں- میں نے کہا اچھا اگر کسی دن کوئی خاص وقت اور گھڑی میسر آ گئی تو انشاءاللہ میں آپ کو دعا لکھ دوں

گا چنانچہ ایک دن جب افضال ایزدی اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی برکت سے مجھے روحانی قوت کا احساس اور قوت موثرہ کی کیفیت کا جذبہ محسوس ہوا تو میں نے حسب وعدہ چوہدری اللہ داد کو ایک دعا لکھ دی جس کے الفاظ غالباً اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک'' تھے اور تلقین کی کہ وہ اس دعا کو ہمیشہ اپنے پاس رکھیں- چنانچہ انہوں نے اسی وقت اس کو اپنی پگڑی کے ایک گوشہ میں باندھ کر محفوظ کر لیا- خدا کی حکمت ہے کہ میرے مولا کریم نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے طفیل اس وقت اس ناچیز کی دعا کو ایسا قبول فرمایا کہ ایک سال تک چوہدری اللہ داد غیبی امداد اور مالی فتوحات کے کرشمے اور عجائبات ملاحظہ کرتے رہے- اس کے بعد سوء اتفاق سے یہ دعا چوہدری اللہ داد صاحب سے ضائع ہو گئی اور وہ دست غیب کا سلسلہ ختم ہو گیا-

(حیات قدسی حصہ اول صفحہ 51-52)

☆ ایک دفعہ میری بیوی کے بڑے بھائی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی جس میں حکیم صاحب نے اس آدمی کو مار مار کر لہولہان کر دیا- اس مضروب کے وارثوں نے جب اسے قریب المموت پایا تو وہ اسے چارپائی پر ڈال کر حافظ آباد کے تھانے میں لے گئے- میری خوشدامن صاحبہ نے جب یہ واقعہ سنا تو مجھے حکیم صاحب موصوف کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا- میں نے جب ان کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی تسکین دی کہ میں نے دعا کے بعد ہی سب گھر والوں کو بتایا کہ نہ تو وہ مضروب مرے گا اور نہ ہی اس کے وارث اسے حافظ آباد کے تھانے میں لے جائیں گے اور نہ ہی مقدمہ دائر کریں گے- چنانچہ اس دعا کے بعد واقعی وہ لوگ جو زخمی کو اٹھا کر حافظ آباد لے جا رہے تھے جب تقریباً ڈیڑھ کوس کا فاصلہ طے کر کے حافظ آباد اور اپنے گاؤں کے درمیان ایک نہر کے پل پر پہنچے تو وہاں سے پھر واپس آ گئے اور اس کے بعد مضروب جو بظاہر قریب المموت ہو چکا تھا وہ بھی چند دنوں میں اچھا ہو گیا اور حکیم صاحب کے خلاف مقدمہ بھی کسی نے دائر نہ کیا-

(حیات قدسی حصہ دوم صفحہ 90)

☆ جن دنوں خاکسار لاہور میں مقیم تھا- میاں فیروز الدین صاحب احمدی (جو لاہور میں گلٹ سازی کا کام کرتے تھے) سخت پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے- اس پریشانی کی حالت میں ان کی ہمشیرہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ میاں نظام الدین صاحب کو خواب میں بتلایا گیا کہ میاں فیروز الدین اگر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کرائے تو اس کے جملہ مصائب خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جائیں گے-

اس خواب کی بناء پر فضل النساء صاحبہ نے اپنے بھائی کو کہا- کہ وہ مجھ سے دعا کرائیں- چنانچہ میاں فیروز الدین صاحب نے مجھے دعا کے لئے تحریک کی- میں نے وعدہ کیا کہ جب دعا کا کوئی خاص موقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر آئے گا- تو میں انشاء اللہ دعا کروں گا- اس کے بعد وہ متواتر مجھے دعا کے لئے کہتے رہے-

میاں فیروز الدین صاحب کے واسطے ایک دفعہ مجھے دعا کی خاص تحریک ہوئی- اور میں نے ان سے دریافت کیا- کہ آپ کو کونسی ضروریات ہیں جن کے پورا ہونے کے لئے آپ دعا کرانا چاہتے ہیں- انہوں نے بتایا کہ ایک تو ان کی بیوی بعارضہ جنون بیمار ہے اس کی شفایابی کے لئے- دوسرے مالی پریشانی سے نجات حاصل ہونے کے لئے- تیسرا اولاد نرینہ کے لئے- میں نے ان تینوں مقاصد کے لئے دعا کا خاص موقعہ ملنے پر دعا کی- اور قلبی تحریک کی بناء پر ان کو اطلاع دے دی- کہ اللہ تعالیٰ ان کے تینوں مقاصد پورے فرما دے گا-

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت اور فضل سے میاں فیروز الدین صاحب کے تینوں مقاصد پورے کر دیئے- ان کی بیوی کی بیماری ہفتہ عشرہ میں دور ہو گئی- بیکاری بھی اتنے ہی عرصہ میں جاتی رہی- اور ایک سال کے اندر ان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا بھی عطا فرمایا- جو اب ماشاء اللہ صاحب اولاد ہے-

(حیات قدسی جلد 4 صفحہ 9-10)

☆ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ماتحت پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مجھے یہ پیغام ملا کہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جو سکندر آباد کے ایک نہایت مخلص احمدی اور اخص خدام سلسلہ میں سے ہیں مالی مشکلات میں مبتلا ہیں- ان کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے خاکسار نے حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت بالالتزام ان کے لئے دعا کا سلسلہ جاری کیا-

ایک دن اسی سلسلہ میں دعا کر رہا تھا کہ مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میں آسمانوں کی بلندیوں کو پرواز کر کے عرش مجید کے قریب پہنچ گیا ہوں- وہاں پر میں نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت اور منقش برآمدہ ہے- جس میں اللہ تعالیٰ کی قدوس ہستی جلوہ نما ہے عمر 35 سے 40 سال معلوم ہوتی ہے- ریش مبارک سیاہ- چہرہ نہایت خوبصورت اور نورانی اور قد و قامت حضور کے موجودہ قد سے بہت بالا نظر آتا ہے- سر پر برف سے بھی زیادہ سفید پگڑی نظر آتی ہے- میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے تصور سے باحساس عظمت شان الوہیت اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہوں- جب کچھ دیر کے بعد میں سر اٹھانے لگا- تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے بائیں پہلو میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہے- جب میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اس شخص نے بھی میرے ساتھ سر اٹھایا- اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ دوسرا شخص جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب تھے- اس کے بعد نظارہ بدلا اور میں نے دیکھا کہ ہم دونوں عرش مجید سے سیڑھیوں کے ذریعہ زمین کی طرف نیچے اتر رہے ہیں- اس حالت میں سیٹھ صاحب بار بار یہ الفاظ اونچی آواز سے کہہ رہے ہیں:

''قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بنا دے''

یہ الفاظ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے الہامی شعر کا ایک مصرعہ ہیں اور گو اس کے دوسرے مصرعہ میں انذاری پہلو پایا جاتا ہے لیکن حضرت سیٹھ صاحب اس وقت مندرجہ بالا الفاظ ہی دوہرا رہے تھے- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جناب سیٹھ صاحب کی حالت کو بدل کر ان کے لئے مالی وسعت کے سامان پیدا فرمائے-

(حیات قدسی جلد پنجم صفحہ 160-161)

حضرت محمد ابراہیم بقاپوری صاحب

☆ شروع جنوری 1910ء میں چوہدری غلام حسین صاحب ساکن چک 98 شمالی سرگودھا نے مجھے کہا کہ میری دونوں مربعہ زمین اس قدر خراب ہے- کہ اس کی آمد سے سرکاری لگان بھی بڑی مشکل سے ادا ہوتا ہے- میں تین چار سال سے مہتمم آبادی کے پاس مربعوں کی تبدیلی کے لئے کئی درخواستیں دے چکا ہوں- لیکن تا حال کوئی شنوائی نہیں ہوئی- آپ میرے لئے دعا کریں چونکہ چوہدری صاحب بہت مخلص اور سلسلہ کی مالی خدمت کرنے میں بہت مستعد تھے- میں نے ان کے حق میں دعا کی- چنانچہ 15/ جنوری 1910ء کو مجھے ایک قطعہ زمین چک 9 جنوبی کا دکھایا گیا- جو لمبا زیادہ اور چوڑا کم تھا اور چک نمبر 98 کی زمین سے ملحق تھا اور تفہیم یہ ہوئی کہ یہ قطعہ چوہدری غلام حسین صاحب کو دیا جائے گا- جو بہت ہی زرخیز اور عمدہ زمین پر مشتمل ہے اسی وقت میں نے چوہدری صاحب موصوف کو اس سے آگاہ کیا اور کہا کہ آپ کوشش جاری رکھیں- انشاء اللہ تعالیٰ عمدہ زمین آپ کو مل جائے تو بہت خوش قسمتی ہے- چنانچہ دو سال چھ ماہ بعد جون 1912ء میں اسی زمین کے ساتھ ان کے مربعہ جات کا تبادلہ ہو گیا جو خواب میں دکھائی گئی تھی- اور اب تک ان کے پاس ہے الحمدللہ

(حیات بقاپوری جلد 1 صفحہ 167)

☆ اسی طرح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے روزگار کی کشائش کے لئے بھی دعا کی- تو القا ہوا ''بیڑا پار'' اسی وقت ہر دو صاحبان کو مطلع کر دیا- چند دنوں کے بعد ہر دو کے مقاصد بفضل خدا پورے ہو گئے-

(حیات بقاپوری جلد 3 صفحہ 94)

☆ عزیز سلیم اللہ خان سکنہ سندھ میر پور خاص کے لئے بابت بازیابی مکان کے دعا کی تو القاء ہوا ''مقام کریم'' چنانچہ وہ مکان انہیں مل گیا-

(حیات بقاپوری جلد 3 صفحہ 99)

☆ مجھے رمضان المبارک 1375ھ کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کے خاندان کے متعلق دعائیں کرنے کی توفیق ملی- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا والا نامہ موصول ہوا- جس میں اپنے لئے دعائے خاص میں شرکت کا شرف مجھے بھی بخشا گیا- چنانچہ 10 مئی 56ء کی رات کو جو 27 رمضان المبارک کی رات تھی- جب کہ میں حضرت موصوف کے لئے خاص طور پر دعا کر رہا تھا- تو زبان پر جاری ہوا- ''فتاح علیم'' یعنی اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مشکلات کھول دے گا- اس کو ہر ایک بات کا علم ہے- الحمدللہ- کہ اس کے بعد ایسے کوائف نمودار ہوئے کہ آپ کی صحت بھی بڑھنے لگی- اور مشکلات بھی ایک حد تک حل ہو گئیں- اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے از راہ نوازش خاکسار کو پھر یاد آوری سے ممنون فرمایا- آپ کو ایک مشکل مرحلہ سے کامیابی و کامرانی سے گزرنے کے لئے میں نے سات آٹھ دن متواتر دعا کی- تو دعا کرتے ہوئے زبان پر جاری ہوا- ''تجیک- اور پھر آواز آئی- ''صاف''

اور پھر مندرجہ ذیل کشف دیکھا- کہ ''میں اپنے گھر کی چھت پر ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہوں- اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے خوب تندرست وجیہہ شکل میں جرنیلی سڑک پر لاہور سے تشریف لا رہے ہیں- میں آپ کو دیکھتے ہی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہوں- تو نقشہ بدل گیا- دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب خوب موٹے توانا دفتر میں کرسی پر رونق افروز ہیں- اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس مقدمہ میں باعزت بری اور کامیاب ہیں-'' کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد آپ کو اس معاملہ میں کامیابی عنایت فرمائی-

(حیات بقاپوری جلد سوم صفحہ 119-120)

☆ اخیر اپریل 1957ء کو محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ کی رکی ہوئی پنشن کے متعلق دعا کر رہا تھا- تو مجھے بتلایا گیا کہ ''ان کی رکی ہوئی پنشن مل جائے گی'' چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باحسن ان کا کام سرانجام پا گیا-

(حیات بقاپوری جلد سوم صفحہ 202)

حضرت مولوی رحمت علی صاحب

☆ مکرم احسان الٰہی صاحب معلم وقف جدید اپنے والد ماجد حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ایک واقعہ انہی کی زبانی تحریر فرماتے ہیں! آپ بیان کیا کرتے تھے کہ 1934ء میں محمود آباد اسٹیٹ میں قیام کے دوران رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ میں اور میرا بیٹا جو ابھی چھوٹی عمر میں ہی تھا دونوں گندم پسوانے کے لئے بارہ میل دور ایک غیر علاقہ میں گئے- اس تمام رستہ میں کوئی آبادی نہ تھی- گدھوں اور گھوڑوں کے ذریعہ بار برداری کا کام لیا جاتا تھا- بہر حال وہاں چکی پر غلہ پسواتے ہوئے رات کے بارہ بج گئے- اندھیری رات میں ہی خچروں میں آٹا لاد کر واپسی اسی رستہ پر شروع کر دی- جب نصف سفر طے کر چکے اور رمضان المبارک کے آخری ایام تھے- رات کے دو بجے کا ٹائم ہو گا کہ یک دم تمام فضاء روشن ہو گئی جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے- وہ ایسی روشنی تھی کہ اس کے مقابلہ میں چودھویں رات کی چاندنی بھی ماند پڑ جائے- چنانچہ یک دم ایسا ہونے سے گھبراہٹ سی پیدا ہوئی مگر فوراً خیال گزرا کہ یہ تو لیلۃ القدر کی گھڑی ہے-

تب ہم دونوں باپ بیٹا وہیں سجدہ میں گر گئے اور اپنے رب کو پکارنے لگ گئے اور دل سے اک آہ سی اٹھی کہ مولا کریم ہم کمزور بندے پردیس میں بے سروسامانی کی حالت میں وقت گزار رہے ہیں اور اپنے دو بچوں کو پیچھے ملک پنجاب میں کسی کے سہارے روتے ہوئے چھوڑ آیا تھا نہ معلوم وہ کس حالت میں ہوں گے۔ دوری اس قدر ہے کہ باہم مل نہیں سکتے لہذا تو اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دے۔ ہماری دستگیری فرما اور اپنے رحم و کرم سے ہماری مشکل راہیں ہم پر آسان کر دے اور بھی دکھ بھری التجائیں کیں یہ سب دعائیں بہت جلد قبول ہوئیں اور اسی رمضان المبارک کے معاً بعد میرے بڑے لڑکے فضل الٰہی کو جو جامعہ میں پڑھتا تھا حضرت مصلح موعود نے حکم دیا کہ تم بھی اپنے والد کے پاس سندھ چلے جاؤ اور ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ حکم ملتے ہی فضل الٰہی اپنے چھوٹے بھائی احسان الٰہی اور شوکت علی کو ساتھ لے کر میرے پاس پہنچ گیا اور جدائی کی وہ کٹھن گھڑیاں دنوں میں ختم ہو گئیں اور میرے تینوں بچے مجھ سے آ ملے۔ پھر اسی دعا کے نتیجہ میں ہماری وہ دشوار راہیں ایسی آسان ہوئیں کہ اجڑا ہوا گھر پھر سے آباد ہونے لگ گیا۔ اور گھروں جیسی رونقیں بہت جلد لوٹ آئیں۔ غموں کے دن اور وہ اداسیاں چھٹ گئیں جنہوں نے ایک عرصہ سے ہم پر گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ جن کو دور کرنا میرے بس کی بات نہ تھی یہ سب کچھ اس لیلۃ القدر کی پاک گھڑی کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ (میرے والدین صفحہ 49-50)

☆ مکرم احسان الٰہی صاحب مزید تحریر کرتے ہیں:

محترم والد صاحب بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب لوپ لائن آف میر پور خاص بنائی گئی اور ٹرین چلنی شروع ہو گئی اور انگریزوں کا زمانہ تھا۔ بغیر ٹکٹ حاصل کئے گاڑی پر چڑھنا بہت بڑا جرم خیال کیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ رات کو اسی ٹرین پر میں سفر کر رہا تھا کہ لیٹے ہوئے آنکھ لگ گئی جس کی وجہ سے اپنے اسٹیشن سے دو اسٹیشن آگے نکل گیا کہ اچانک ٹکٹ چیک کرنے والا ڈبہ میں داخل ہوا اس نے مجھے جگایا اور ٹکٹ دیکھی تب اس نے کہا کہ تم تو دو اسٹیشن بغیر ٹکٹ کے آگے نکل آئے ہو۔ اس کا جرمانہ بھرنا ہوگا اور آگے اسٹیشن آتے ہی نیچے اتر جانا اور وہیں آپ سے جرمانہ وصول کروں گا۔ مگر میرے پاس تو اس وقت کوئی پیسہ نہ تھا۔ اتنی ہی رقم تھی جس سے میں نے اپنے اسٹیشن کی ٹکٹ خرید کر لی ہوئی تھی اور کسی کو کہنا یہ میری طبیعت ہرگز گوارا نہ کرتی تھی۔ تب میں نے اپنے رب کریم کا در کھٹکھٹایا اور وہ پاک دعا جو حضرت اقدس مسیح موعود نے آڑے وقت کے لئے تحریر کی ہوئی تھی وہ درد دل سے پڑھنی شروع کر دی۔ ابھی میں نے دعا کو ختم کیا ہی تھا کہ اسٹیشن بھی آ گیا اور میں اتر کر پلیٹ فارم سے باہر جانے کے لئے گیٹ پر پہنچا کہ وہی ٹکٹ کلکٹر بھی بتی یعنی روشنی لئے ہوئے گیٹ میں آ کھڑا ہوا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اسی نے میری ٹکٹ چیک کی اور مجھے باہر جانے کی اجازت دے دی۔ اللہ! اللہ! اس آڑے وقت کی دعا نے میری اس مشکل کو کیسے اور کس رنگ میں دور کیا۔ ساری زندگی اس دعا نے میرا ساتھ دیا۔ جب کوئی دشواری مجھے پر آئی تو اس پاک دعا نے ہمیشہ اپنا کمال دکھایا۔ الحمدللہ۔ فرمانے لگے!! بیٹا ہمیشہ اس کو زبانی یاد رکھو جب بھی مشکل آن پڑے تو اس دعا کے ذریعہ حل کر لینا اور اس کے پھلوں سے خوب فائدہ اٹھاؤ۔ وہ دعا اس طرح سے ہے۔

اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا! اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین

(میرے والدین صفحہ 50-52)

الحاج مولوی ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب

☆ طالب علمی کے زمانے میں میری ایک دوست کے گھر میں بے تکلفانہ آمد و رفت ہو گئی۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے بعد میرے (سوتیلے) والد صاحب گاؤں (بہادر حسین) لے گئے کیونکہ ابھی کچھ چھٹیاں باقی تھیں۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ میں بقایا چھٹیوں میں دیہاتی سوغاتوں سے لطف اندوز ہو آؤں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میری غیر حاضری کے دنوں میں مذکورہ بے تکلف دوست کے گھر میں چوری ہو گئی۔ کھوجی نے دو لڑکوں کی کھوج نکالی کہ انہوں نے چوری کی ہے۔ ان دو میں ایک میں تھا۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب کے سپرد اس امر کی تحقیق تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ چوری کے دنوں میں۔ میں تو قادیان میں تھا ہی نہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ دیکھو یہ کاغذ۔ اس میں حکم ہے کہ دونوں لڑکوں کو پولیس کے حوالے کر دیا جائے۔ دونوں لڑکوں کو پولیس کے سپرد کرنے میں صرف نماز ظہر کا وقفہ تھا۔ بیت المبارک میں حضرت صاحب کے اقتداء میں نماز ظہر ادا کی اور سنتیں ادا کرنے کے لئے بیت الذکر کی چھت پر چڑھ گیا اور گریہ زاری سے دعا کی۔ ابھی سجدے میں تھا کہ کسی نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ نماز ختم کر کے جلدی نیچے آ جاؤ۔ حاضر ہونے پر عرفانی صاحب نے فرمایا کہ تم اس لڑکے (دوسرے ملزم) کے ساتھ چلے جاؤ۔ لیکن چوری کی بات اس سے ہرگز نہ کرنا۔ مجھے فوراً سوجھ گئی کہ چوری کا سراغ مل گیا ہے۔ قادیان سے باہر نکلے تو میں نے دوسرے لڑکے سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو۔ تو اس نے بتایا دیری والا۔ وہاں داروغہ کے بیٹے کے پاس چوری کا مال ہے۔ اس لڑکے نے مجھے دیری والا کے باہر کھڑا کیا اور خود گاؤں جا کر سامان لے آیا۔ بعد ازاں اس دوسرے لڑکے نے نیکی اور اخلاص میں بہت ترقی کی اور انجام بھی بہت اچھا ہوا۔ (حیات ابوالمبارک صفحہ 42-43)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں چکدرہ جانے لگا تو کسی نے بتایا کہ وہاں کا ملیریا کا موسم بہت خطرناک ہے اور وہاں تو پتھروں کو بھی ملیریا ہو جاتا ہے۔ مجھے بہت فکر ہوا اور میں نے عاجزی سے دعائیں مانگیں۔ دوسرے روز چکدرہ روانہ ہوا تو بہت خوف زدہ ہوا اور چکدرہ آنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعا اللھم رب السموٰت السبع .... (الخ) بہت عاجزی سے پڑھی اور بہت سوز سے دعائیں کیں۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ اگر کسی وبا زدہ شہر میں جانا پڑے تو اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وباء سے بچا لے گا۔ قلعہ چکدرہ کے پاس دریا کا پانی وہاں کی فصل والی زمین میں سے گزرتا ہے جسے سب پیتے ہیں۔ اس لئے ملیریا ہو جاتا ہے۔ وہاں میرے ایک ہم جماعت ہندو ڈاکٹر نے بتایا کہ مجھے چکدرہ میں متعین کیا گیا تو میں بہت فکر مند ہوا کیونکہ سخت ملیریا کی وجہ سے یہاں کے ایک سو بیس سواروں میں سے نوے فیصدی بیمار ہو جاتے ہیں۔ مگر میری کوشش کے باعث اس دفعہ تیس فیصدی کے قریب ہی بیمار ہوئے۔ میں نے کہا کہ اس کا باعث یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے میرے جیسے گنہگار کی زبان پر آ کر اپنا خاص اثر دکھلایا ہے۔

(رفقاء احمد جلد نمبر 3 صفحہ 72-73)

حضرت بصری بی بی

☆ حضرت اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی زوجہ محترمہ حضرت بصری بی بی کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: جب کہ ہم اپنے مکان محلہ دارالبرکات میں تھے۔ مرحومہ کو ایک ابتلا پیش آ گیا۔ میں اس وقت بنوں میں ملازم تھا۔ مرحومہ نے اس عاجز کو بھی ایک خط لکھا کہ ہم رات کو دروازے بند کر کے فلاں کام کے لئے چیخیں مار مار کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہیں اور مجھے بھی لکھا کہ آپ بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں کامیابی دے۔ میں نے بنوں سے خط لکھا۔ اس خط میں میں نے اشارہ کر دیا کہ جس کام کی مخالفت ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ وہ خط مرحومہ کو پہنچا ہی تھا کہ ان کے دل کو تسلی ہو گئی۔ اور انہوں نے اور زیادہ دلجمعی کے ساتھ دعائیں کرنی شروع کر دیں اور اللہ تعالیٰ نے وہ کام بھی پورا کر دیا۔

(تحدیث بالنعمۃ صفحہ 6)

میاں مظفر احمد خالد صاحب

مکرم چوہدری اسد اللہ باجوہ صاحب کا ذکر خیر

20 دسمبر 2000ء کی شام کا ذکر ہے کہ خاکسار L-55/2 ضلع اوکاڑہ میں مربی سلسلہ کی تقرری کے آرڈر لئے گاؤں میں پہنچا۔ صدر صاحب جماعت کا پتہ معلوم کر کے ان سے ملا۔ یہ چوہدری اسد اللہ باجوہ صاحب تھے۔ جس طرح مسکراتے ہوئے چہرے سے چوہدری صاحب ملے مجھے وہ مسکراہٹ آج بھی نہیں بھولی۔ اور ان کی یہ مسکراہٹ کوئی مصنوعی تو نہ تھی۔ بلکہ جیسے جیسے پھر دن گزرے میں نے ان کی اس مسکراہٹ اور خوش زبانی کو پھول بکھیرتے دیکھا۔ جس شخص سے بھی ملتے ہمیشہ سلام میں پہل کرتے بنی نوع انسان سے محبت اور پیار کا خاص تعلق تھا۔ غرباء اور بیوگان کی بہت مالی مدد کیا کرتے تھے۔ اپنے ملازموں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ ایک مرتبہ محض آزمانے کی خاطر میں نے ان کے ایک ملازم سے پوچھا کہ چوہدری صاحب کیسے آدمی ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے اور بھی کئی جگہوں پر نوکری کی ہے مگر چوہدری اسد جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ انہوں نے آج تک ہمیں برا بھلا نہیں کہا۔ کام میں ہماری مدد کرتے کرتے ہم سے زیادہ کام تو یہ خود کر جاتے ہیں۔

آپ کا اپنے بچوں کے ساتھ تعلق بھی مثالی تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم کے عین مطابق تھا۔ اپنے بچوں کو عزت سے بلاتے اور نمازوں کی خاص طور پر پابندی کرواتے۔ مہمان نوازی کی صفت بھی آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہ صرف میرا ہی مشاہدہ نہیں بلکہ کئی مرکزی نمائندوں مثلاً انسپکٹران مال اور دیگر احباب جماعت نے بھی اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری زکی اللہ باجوہ صاحب نے مجھے بتایا کہ برادرم مرحوم کی یہ عادت تھی کہ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے لئے اپنے خود کاشتہ آلو باقاعدہ بھجوایا کرتے تھے۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور پیار بھی یقیناً وہی کرتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے محبت اور پیار کا تعلق ہو۔ اس ضمن میں چوہدری صاحب کی اہلیہ مکرمہ کا بیان ہے کہ آپ الا ماشاء اللہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اسی طرح نماز پنجگانہ بھی نہایت التزام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ آپ کس قدر نماز سے لگاؤ رکھتے تھے ان کے بڑے بیٹے چوہدری نصرت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ والد صاحب کی وفات کے چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ابو سفید رنگ کے کپڑے پہنے ٹہل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ابو آپ کا تو ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں آپ کو سخت چوٹیں آئی تھیں اور آپ فوت ہو گئے تھے۔ تو ابو جی نے کہا بیٹا میری نمازوں نے مجھے تندرست کر دیا بلکہ زندہ بھی کر دیا ہے۔

آپ ہمیشہ سچ بولنے والے۔ مخلص داعی الی اللہ۔ پیار اور مسکراہٹیں بکھیرنے والے نافع الناس وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

محمد الدین بھٹی صاحب

مکرم میاں غلام محمد صاحب بھٹی کا ذکر خیر

خاکسار کے والد محترم غلام محمد صاحب بھٹی آف چارکوٹ راجوری (مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر) حال گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ مورخہ 5/جون 2003ء بروز جمعرات شام 6 بجے اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے محترم والد صاحب مرحوم کو لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائی۔ آپ کی عمر ایک سو سال کے لگ بھگ تھی۔ نومبر 2001ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ صحت عطا فرمائی فالج کی وجہ سے صحت پہلے جیسی نہ رہی تھی۔ لیکن بہت باہمت انسان تھے باوجود بڑھاپے اور بیماری کے کسی کا سہارا لینا گوارہ نہ کرتے تھے۔ آخر دم تک اپنے قدموں پر رہے۔

والد صاحب مرحوم بہت محنتی اور جفاکش تھے۔ 1948ء میں جب کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو ہمارے مالی حالات بہت ہی مخدوش تھے۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ کی طرف سے معمولی مدد ملتی رہی لیکن اس سے خاندان کا گزر اوقات بمشکل ہوتا تھا۔ ہم سب بہن بھائی آپ کے زیر کفالت تھے لیکن آپ محنت مزدوری کر کے ان مشکل حالات میں ہماری تمام ضروریات پوری کرتے رہے اور ہمیں کسی مالی پریشانی سے دوچار نہ ہونے دیا۔ 1956ء میں ہمارا خاندان گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہو گیا۔ خاکسار ان دنوں جماعت دہم کا طالب علم تھا۔ گرد و نواح میں کوئی ہائی سکول نہ تھا والد صاحب مرحوم میری تعلیم کے لئے بہت پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا کر دئے کہ خاکسار کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ بھی مل گیا اور مرکز سلسلہ میں آنے کا سبب بھی بن گیا۔ گھر سے باہر تعلیم کے لئے اخراجات کی بھی زیادہ ضرورت تھی۔ والد صاحب کے مالی حالات بھی اچھے نہ تھے۔ لیکن آپ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ نامساعد حالات کے ہوتے ہوئے بھی مجھے ایک خاصی رقم تھمادی تا دوران تعلیم کوئی پریشانی نہ ہو۔

آپ کا انداز گفتگو بااثر اور پیارا تھا کہ ہر چھوٹا بڑا آپ کے ادب و احترام کے لئے مجبور ہو جاتا۔ لین دین اور روز مرہ کے معاملات میں بہت محتاط تھے۔ صاف گو تھے کسی کے متعلق منفی سوچ نہیں رکھتے تھے۔ عسر و یسر ہر حالت میں ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی لغویات اور فضول خرچی سے پرہیز کرتے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ خاکسار نے کبھی والد صاحب مرحوم کو کسی سے قرض لیتے نہ سنا اور نہ دیکھا۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی قرض سے ہمیشہ اجتناب کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل رہا کبھی کسی کے دست نگر نہ ہوئے بلکہ بڑھاپے اور بیماری میں بھی اپنی اولاد پر بوجھ نہ بنے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت بھی پوری فرماتے۔ گاؤں کے غیر از جماعت دوستوں کا بھی آپ پر بہت اعتماد تھا اور آپ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے حسن سلوک اور روزمرہ کے معاملات میں پختگی کی وجہ سے ان لوگوں میں آپ کا ایک مقام تھا۔

آپ خدا کے فضل سے صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند تھے۔ نماز بڑے اطمینان اور ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے۔ جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا آپ روزے سے تھے۔ بیماری کی وجہ سے جب تک صاحب فراش رہے تو نماز کے بارہ میں بہت بے چینی محسوس کرتے کہ نماز کی ادائیگی معمول کے مطابق نہیں ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ نے قدرے صحت عطا فرمائی تو پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا پسند نہ فرماتے۔ خاکسار نے یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجبوری کی صورت میں نماز بیٹھ کر پڑھنے کی رعایت دی ہے۔ فرماتے جب میں چل پھر سکتا ہوں تو پھر نماز بیٹھ کر پڑھنا بہتر معلوم نہیں ہوتا۔ آپ ان پڑھ تھے۔ صرف ناظرہ قرآن مجید جانتے تھے۔ ہمارا علاقہ اس زمانہ میں علمی لحاظ سے بہت پسماندہ تھا۔ میلوں میل کوئی سکول یا درسگاہ نہ تھی۔ اپنے گاؤں سے تیس چالیس میل دور کسی گھر میں ناظرہ قرآن مجید پڑھنا سیکھا۔ تلاوت باقاعدگی سے اور خوش الحانی سے کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بینائی کی نعمت آخری سانس تک عطا کر رکھی تھی۔

آخر میں والد صاحب کے بلندی درجات کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36163 میں محمود الحسن ولد ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب مرحوم قوم .... پیشہ مرچنٹ میرین عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سپر ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال مالیتی -/1900000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 16 مرلے مالیتی -/2800000 روپے۔ جس کے ورثاء والدہ محترمہ، دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ نقد رقم -/2000000 روپے۔ ایک عدد گاڑی مالیتی -/500000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود الحسن ولد ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب مرحوم نیو سپر ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سعیدہ حسن وصیت نمبر 26104 گواہ شد نمبر 2 ملک طاہر احمد وصیت نمبر 17059

مسل نمبر 36164 میں عافیہ محمود زوجہ محمود الحسن پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سپر ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/150000 روپے۔ طلائی زیور وزنی 20 تولے مالیتی -/140000 روپے۔ دو عدد ڈائمنڈ انگوٹھیاں مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عافیہ محمود زوجہ محمود الحسن نیو سپر ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 محمود الحسن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعیدہ حسن وصیت نمبر 26104

مسل نمبر 36165 میں محمد شریف ولد کرم دین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امر سدھو لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع امر سدھو لاہور مالیتی -/250000 روپے۔ بینک بیلنس -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شریف ولد کرم دین امر سدھو لاہور گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد ولد محمد خان ورک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ولد محمد شریف امر سدھو لاہور

مسل نمبر 36166 میں مرزا نسیم بیگ ولد مرزا محمد سعید بیگ قوم مغل پیشہ سرکاری ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں

گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مرزا نسیم بیگ ولد مرزا محمد سعید بیگ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 مرزا اعتراف بیگ پسر موصی

مسل نمبر 36167 میں بشریٰ نسیم زوجہ مرزا نسیم بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-10-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ 10 مرلے واقع کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی -/2700000 روپے۔طلائی زیورات وزنی 36 تولے مالیتی -/252000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔کار مالیتی -/390000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ نسیم زوجہ مرزا نسیم بیگ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 مرزا نسیم بیگ خاوند موصیہ

مسل نمبر 36168 میں فرحانہ لطیف زوجہ ڈاکٹر عبداللطیف سمیع قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک عدد کار مہران مالیتی -/150000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/56000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرحانہ لطیف زوجہ ڈاکٹر عبداللطیف سمیع علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف سمیع خاوند موصیہ

مسل نمبر 36169 میں فوزیہ حما ضیاء زوجہ مبشر احمد ضیاء قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/12000 روپے۔طلائی زیورات وزنی 40 تولے مالیتی -/320000 روپے۔ سرٹیفکیٹ مالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فوزیہ حما ضیاء زوجہ مبشر احمد ضیاء علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ضیاء ولد عطاء اللہ خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 36170 میں خواجہ اختر سعید ولد خواجہ عبدالحفیظ قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان واقع نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی -/2600000 روپے۔پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع ٹاؤن شپ لاہور مالیتی -/800000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خواجہ اختر سعید ولد خواجہ عبدالحفیظ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ زیشان اختر پسر موصی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری جمال الدین شاکر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتی ہیں میری والدہ مکرمہ خورشید ثروت صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر محمد شریف صاحب مرحوم جو محترم میاں عبدالرشید صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں مورخہ 18 فروری 2004ء کو بعمر 78 سال واہ کینٹ میں وفات پا گئیں۔ان کا جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا ان کا جنازہ بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے بعد نماز عصر پڑھایا بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔مرحومہ اعلیٰ اخلاق کی پابند، تہجد گزار اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں مقام ملنے کی درخواست دعا ہے۔

نکاح و رخصتانہ

مکرم محبوب احمد سیٹھی صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں۔میرے بیٹے ڈاکٹر مقبول ثانی سیٹھی صاحب ابن سیٹھی مقبول احمد صاحب (جو 1974ء میں جہلم میں راہ مولیٰ میں قربان ہوئے تھے) کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر ملیحہ طاہر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب آف کراچی (جو مکرم نسیم سیفی صاحب مرحوم کے بھانجے ہیں) بیت الفضل لندن میں 3 مارچ 2004ء کو مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے بعوض حق مہر مبلغ 6000 پونڈ پڑھایا۔نکاح کی مبارک تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔مورخہ 6 مارچ کو رخصتی ہوئی اور 7 مارچ 2004ء کو دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور عزیز و اقارب نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی بہترین حسنات و برکات کا وارث بنائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد ورک مربی ضلع لیہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب اٹھوال ساکن شریف آباد سندھ مورخہ 18 اپریل 2004ء بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔جنازہ اسی دن مکرم فدا حسین صاحب نے پڑھایا۔اور تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب رند نے دعا کروائی۔تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور احمدیت کی فدائی تھیں آپ نے خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ بشارت بیگم صاحبہ بابت ترکہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ)

محترمہ بشارت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد صاحب سکنہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر دین محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔قطعہ نمبر 1/9 دارالصدر غربی کل رقبہ 3 کنال 12 مرلہ 226 فٹ میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ان کا یہ حصہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔سوائے ایک وارث کے جو دستبردار ہو چکے ہیں۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد داؤد صاحب (خاوند)
(2) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم طارق احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم ڈاکٹر عارف محمود ثاقب صاحب (بیٹا)
(5) مکرم ڈاکٹر خالد احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم طاہر رمیض صاحب (بیٹا)
(7) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ بشارت بیگم صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرمہ ڈاکٹر امتہ المتین صاحبہ (بیٹی)
(10) مکرمہ خالدہ رفعت صاحبہ (بیٹی)
(11) محترمہ شائستہ ثمن صاحبہ (بیٹی)
(12) محترمہ شازیہ ثمن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 21 اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4-04
طلوع آفتاب	5-31
زوال آفتاب	12-07
غروب آفتاب	6-44

زرداری کو سوئٹزر لینڈ جانے کی اجازت منی لانڈرنگ کیس میں سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کو سوئس عدالت نے 22 اپریل کو طلب کیا ہے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ اگر آصف زرداری سوئٹزر لینڈ میں جا کر خود کیس لڑنا چاہتے ہیں تو حکومت انتظامات کرنے کیلئے تیار ہے۔ زرداری نے کہا ہے کہ پابند سلاسل ہو کر سوئٹزر لینڈ نہیں جاؤں گا۔ مخدوم امین فہیم نے کہا ہے کہ حکومتی پیشکش منظور نہیں۔

قومی سلامتی کونسل صدر جنرل مشرف نے قومی سلامتی کونسل کے بل 2004ء پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے بعد قومی سلامتی کونسل کے ادارے کا باقاعدہ قیام عمل میں آ گیا ہے۔ صدر مملکت اس ادارہ کے چیئرمین ہونگے۔

شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام شمالی کوریا نے ایک بار پھر ایٹمی پروگرام سے دستبردار ہونے کے امریکی مطالبے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارا تعلق القاعدہ سے نہ جوڑا جائے۔

صدر کی وردی وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے اعلان کیا ہے کہ صدر کی وردی کے حق میں بعض وزیروں کا بیان وفاقی کابینہ کی عکاسی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مجلس عمل سے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کی تعمیر میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

ارب پتی لوگ برطانیہ کے اخبار ''دی سنڈے ٹائمز'' نے برطانیہ کے ایک ہزار امیر ترین (ارب پتی) افراد کی سالانہ لسٹ شائع کی ہے۔ جس میں متعدد ارب پتی پاکستانیوں کا بھی اندراج ہے۔ اس لسٹ کے مطابق یورپ بھر میں سب سے زیادہ ارب پتی لوگ برطانوی شہری ہیں۔ لطف کی بات یہ کہ اس فہرست میں ایک بھی برطانوی وزیر شامل نہیں رپورٹ کے مطابق اس وقت برطانوی شہری رومین سب سے زیادہ امیر شخص ہے جس کے اثاثوں کی مالیت ساڑھے سات بلین پونڈ ہے جس میں پچاس ہزار پونڈ ہر گھنٹے اضافہ ہو رہا ہے۔
(نوائے وقت 20 اپریل 2004ء)

24 سال بعد ملک سے ایمرجنسی ختم لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی نے 24 سال بعد ملک سے ایمرجنسی ختم کر دی ہے۔ لیبیا کے صدر نے ملک سے سرسری عدالتیں ختم کرنے اور عدلیہ کی اجازت کے بغیر احکامات صادر نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

عراق میں سویڈش سفارتخانے پر حملہ بغداد میں سویڈش سفارتخانے پر راکٹ سے حملہ کیا گیا تاہم اس میں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔ بغداد میں صورتحال انتہائی خراب ہے۔ حکومت پاکستان نے شہریوں کو عراق کے سفر سے روک دیا ہے۔

جج کار سمیت اغوا فیصل آباد کے قریب رات کے وقت پولیس کی وردی میں ملبوس 4 ڈاکوؤں نے جڑانوالہ میں تعینات سول جج جوڈیشنل مجسٹریٹ کو کار سمیت اغوا کر لیا۔ اور تشدد کے بعد زخمی حالت میں سڑک پر پھینک دیا۔

وانا میں گھر گھر چھاپے جنوبی وزیرستان ایجنسی کے گرمائی ہیڈ کوارٹر وانا کے مغرب میں واقع اعظم ورسک کے علاقے میں قومی لشکر کا القاعدہ اور ان کو پناہ دینے والے ملازمین کی گرفتاری کے لئے گھر گھر چھاپوں کا سلسلہ جاری ہے ایک اور مکان بارود سے اڑا دیا گیا ہے۔

الٹرا وائلٹ شعاع الٹرا وائلٹ شعاع ہڈیوں کا گودا تبدیل کرنے والے مریضوں کو متعدد امراض سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ مریض جسم پر حملہ آور ہونے والے مختلف جراثیم اور زندگی کو خطرہ بننے والے عوارض سے بچ سکتے ہیں۔

دل کے امراض امراض قلب کے ماہرین کا کہنا ہے کہ مرغن غذاؤں اور پر آسائش زندگی سے امراض دل بڑھ رہے ہیں۔ سگریٹ نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے بھی دل کے مختلف امراض میں اضافہ کر دیا ہے۔ چکنائی کے بڑھتے ہوئے استعمال اور پر آسائش رہنے سے کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے اگر کولیسٹرول کو بڑھنے سے نہ روکا جائے تو یہ ہارٹ اٹیک کا موجب بن سکتا ہے۔

روس اور امریکہ کا مشترکہ خلائی مشن امریکہ اور روس کا مشترکہ خلائی مشن خلا میں بھیج دیا گیا ہے۔ مشن میں شریک خلانورد عالمی خلائی سٹیشن پر پہلے سے موجود عملے کی جگہ لیں گے۔

ایک درخت پر پانچ مختلف پھلوں کا تجربہ

گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق چلی میں ایک درخت پر پانچ قسم کے مختلف پھل لگتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایک شخص لوئیس ایچ وگراسکو نے ایک درخت میں پانچ مختلف پھلوں کی اقسام کی قلمیں لگا کر عجیب وغریب درخت لگایا۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس درخت نے پانچ اقسام کے پھل دینا شروع کر دیئے جن میں آڑو، چیری، پام، ناشپاتی اور آلوچی شامل ہیں۔ ("دن" 3۔اپریل 2004ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر ہیں۔
☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات
تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

زرگل ہیئر آئل
سکری اور گرتے بالوں کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

امتحانات سے فارغ طلباء وطالبات کیلئے
کمپیوٹر شارٹ کورسز۔ سپوکن انگلش + جرمن سپوکن
داخلے جاری ہیں
نیشنل کالج نیو کیمپس دار العلوم غربی ربوہ
فون: 215025

تاج روم کولر
اعلیٰ معیار۔ مناسب قیمت۔ گارنٹی شدہ
زنگ سے پاک۔ گیلینجن شیٹ۔ کولنگ کی گارنٹی کے ساتھ
نیز پرانے کولر کے بدلے نئے کولر مناسب قیمت پر حاصل کریں
ہر قسم کی کولر کی جسیں تیار کروائیں۔
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 213765

احمد مقبول کارپٹس
12۔ نیکو پارک نکلسن روڈ لاہور

سی پی ایل نمبر 29

چاندی میں آل ایلیک اللّٰہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
04524-213158

امتحانات سے فارغ طلبہ وطالبات کیلئے
شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
TOEFL.IELTS کی مکمل تیاری

CASA BELLA
SOFA FABRIC - CURTAIN FABRIC - FURNITURE
HEAD OFFICE
1-Gilgit Block Fortress Stadium Lahore Cantt.
Ph: 6650952, 6660047 Fax: 6655384
LAHORE
164-P Mini Market Gulberg. Ph: 5755917, 5760550
Craze-1 Plaza, Opposit Adil Hospital Leehs.
Ph: 6675016, 6675017 E-mail: casabel@brain.net.pk
ISLAMABAD
Shop # 3-8 Block 13-N Markaz F-7 Islamabad Ph: 2650350-51
KARACHI
44/C 26th Street, Off Khayaba-e-Tauheed.
Commercial Area Defence. Ph: 02-5867840-41